بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵۰

الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳	۲۲ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش	۶ صفر ۱۳۶۴ ھ	۲۲ جنوری ۱۹۴۵ء	نمبر ۱۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ اعصابی کمزوری کے ناساز ہے ۔ احباب حضور کی صحت اور توانائی کیلئے دعا فرمائیں ۔ آج بھی حضور نے درس قرآن دیا ۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ڈاڑھ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت نواب محمد علیخاں صاحب کی طبیعت بدستور علیل ہے ۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے ۔

صاحبزادی سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ کی صاحبزادی امۃ النور کی طبیعت آج زیادہ ناساز ہے انفلوائنزا اور بخار کی شکایت ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ۔

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

نمازوں کے مستحسن اوقات

ایک دوست نے عرض کی کہ نمازوں کے مستحسن اوقات کونسے ہیں ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا ۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ نمازوں کے اوقات کونسے ہیں ۔ آپ نے ایک دن اس کے سامنے ابتدائی اوقات میں نمازیں پڑھیں ۔ اور دوسرے دن آخری اوقات میں ۔ اور پھر فرمایا ۔ ان دونوں وقتوں کے درمیان جب بھی موقعہ ملے نماز پڑھ لو ۔ سب نماز کے ہی اوقات ہیں ۔

گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کا احسن وقت یہ ہے کہ زوال سے کافی دیر بعد جب ذرا ٹھنڈ پیدا ہو جائے نماز پڑھی جائے لیکن دوسرے اوقات میں ہمارے ملک کے لحاظ سے ظہر کا وقت پونے بجے سے شروع ہوتا ہے ۔ مگر اس سے آجکل کا انگریزی پونا مراد نہیں ۔ بلکہ خدائی پونا مراد ہے ۔ اور یہ وقت ساڑھے تین بجے تک جاتا ہے عصر کا وقت ساڑھے تین بجے سے شروع ہو کر سورج کے زرد ہونے سے کچھ دیر پہلے تک رہتا ہے ۔ مغرب کا وقت سورج ڈوبنے سے شروع ہو کر ایک گھنٹہ پندرہ منٹ تک رہتا ہے ۔ بشرطیکہ شفق (یعنی طبقہ وسطی) صحیح ہو ۔ ورنہ جب تک شفق رہے عشاء کی نماز کا وقت مغرب کی نماز کے ایک گھنٹہ پندرہ منٹ بعد شروع ہو کر رات کے پونے بجے تک رہتا ہے ۔ مگر اس سے بھی خدائی پونا مراد ہے انگریزی نہیں ۔ لیکن بعض کے نزدیک یہ وقت پو پھٹنے تک ہے ۔ اور صبح کا وقت پو پھٹنے سے لے کر سورج نکلنے تک ہے یہ سارے ہی اوقات اچھے ہیں ۔ اگر کسی کو ابتدائی اوقات میں نماز پڑھنے کا موقعہ مل جائے ۔ تو بڑی اچھی بات ہے ۔ لیکن جماعت کے لحاظ سے وہی وقت بہتر ہے ۔ جب نمازی جمع ہو جائیں ۔ اور امام آجائے ۔ کیونکہ جماعت کی بڑی غرض تنظیم کی روح پیدا کرنا ہے ۔ اگر افراد الگ الگ نماز پڑھ لیں ۔ تو تنظیم بگڑ جائے گی ۔ اس لئے ضروری ہے ۔ کہ جماعت کا انتظار کیا جائے ۔ اگر انسان تندرست ہو ۔ اسے سہولت میسر ہو ۔ اور پھر وہ صرف اکیلا ہو ۔ تو اس کے لئے نماز کا ابتدائی وقت بہتر ہے ۔ اور اگر انسان تندرست ہے یا اسے کوئی کام ہو خصوصاً دینی کام ہو ۔ تو ان اوقات میں سے اسے جو بھی مل جائیگا ۔ وہی اس کے لئے احسن ہوگا ۔ اور اگر جماعت کا سوال ہو ۔ تو جس وقت جماعت کے لحاظ سے لوگ جمع ہو جائینگے وہی نماز کا احسن وقت ہوگا ۔ ہاں جمعہ کے وقت کے متعلق بعض اکابر کا یہ خیال ہے کہ اشراق کے وقت سے لے کر عصر تک تمام اوقات میں جمعہ ہو سکتا ہے ۔

ایک بہت بڑے عالم مولوی غلام حسین صاحب

ہماری جماعت میں ایک بہت بڑے عالم اور نیک انسان ہوا کرتے تھے ۔ مولوی غلام حسین صاحب ان کا نام تھا ۔ وہ کہا کرتے تھے ۔ کہ مجھے تو حسرت ہی رہ گئی ۔ کہ کوئی دس بجے جمعہ پڑھا کرے ۔ مگر کوئی نہیں پڑھتا ۔ وہ بعض دفعہ سرکاری دفاتر میں کام کرنے والوں کو کہا کرتے تھے ۔ کہ اگر تمہیں دفتری مصروفیات کی وجہ سے جمعہ کے لئے وقت نہیں ملتا ۔ تو میرے پاس آجایا کرو ۔ میں تمہیں دس بجے ہی جمعہ پڑھا دیا کرونگا ۔ ان کے اندر بہت ہی علمی شوق تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ایک حضرت خلیفہ اول رضؓ اور ایک وہ گویا کتابوں کے کیڑے تھے ۔ بلکہ مولوی غلام حسین صاحب کو حضرت خلیفہ اول رضؓ سے بھی زیادہ کتابوں کا شوق تھا ۔ ان کی وفات بھی اسی رنگ میں ہوئی ۔ کہ وہ کلکتہ کسی کتاب کے لئے گئے ۔ اور وہیں سے بیمار ہو کر واپس آئے ۔ اور فوت ہو گئے ان کا حافظہ اتنا زبردست تھا کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ فرمایا کرتے تھے ۔ میں نے ایک دفعہ انہیں ایک کتاب دی ۔ کہ اسے پڑھیں ۔ انہوں نے میرے سامنے جلدی جلدی اس کے ورق الٹنے شروع کر دیئے ۔ وہ ایک صفحہ پر نظر ڈالتے اور اسے الٹ دیتے پھر دوسرے پر نظر ڈالتے اور اسے چھوڑ دیتے ۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ خود بھی بہت جلدی پڑھتے تھے ۔ مگر آپ فرماتے تھے ۔ انہوں نے اس قدر جلدی ورق الٹنے شروع کئے کہ مجھے خیال آیا ۔ کہ شاید وہ کتاب پڑھ نہیں رہے ۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ مولوی صاحب آپ کتاب پڑھیں بھی تو سہی ۔ وہ کہنے لگے مجھ سے اس کتاب میں سے کوئی بات پوچھ لیجئے ۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے کوئی بات پوچھی تو وہ کہنے لگے یہ بات اس کتاب کے فلاں صفحہ پر فلاں سطر میں لکھی ہوئی ہے ۔

لاہور میں گمٹی بازار والی مسجد پہلے ہماری ہوا کرتی تھی ۔ مگر بعد میں خواجہ کمال الدین صاحب کی غفلت کی وجہ سے غیر احمدیوں کے پاس چلی گئی ۔ اس مسجد میں مولوی غلام حسین صاحب نماز پڑھایا کرتے تھے ۔ مگر بہت ہی غریب تھے ۔ بعض دفعہ اس قسم کی حالت بھی آجاتی ۔ کہ انہیں کئی کئی وقت کا فاقہ ہو جاتا ۔ لیکن وہ اس بات کو کبھی ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے ۔ کہ مجھے سات یا آٹھ وقت کا فاقہ ہو چکا ہے ۔ انہوں نے اپنی انتڑیوں کو کچھ اس قسم کی عادت ڈالی ہوئی تھی ۔ کہ اتنے دنوں کے فاقہ کے بعد بھی [illegible]

نوسات سات آٹھ آٹھ آدمیوں کا کھانا ایک ہی وقت میں کھا جاتے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجھے ایک دن اُن کے علم کو دیکھ کر شوق پیدا ہوا کہ میں ان کی کچھ خدمت کروں چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ مولوی صاحب مجھے بھی اپنی خدمت کا موقع دیں اور اگر کوئی خواہش ہو تو بیان فرمائیں تاکہ میں آپ کی اُس خواہش کو پورا کروں۔ فرماتے تھے۔ میں نے جب یہ بات کہی تو تھوڑی دیر خاموش رہ کر اور کچھ سوچ کر کہنے لگے۔ جی چاہتا ہے۔ میرے لئے ایک ایسا مکان بنا دیا جائے جس کی دیواریں کتابوں کی بنی ہوئی ہوں۔ گویا نئی سے نئی کتابوں کی ایک چار دیواری ہو۔ جس کے اندر مجھے بٹھا دیا جائے۔ پھر کوئی شخص مجھ سے یہ نہ پوچھے کہ تم نے روٹی بھی کھانی ہے یا نہیں۔ بس میں کتابیں پڑھتا جاؤں اور اتارتا جاؤں جب رستہ بن جائے تو باہر نکل آؤں۔

باوجود اس قدر علم کے اُن کا طرز بحث مباحثہ کا نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ مقدمات کے سلسلہ میں گورداسپور میں مقیم تھے کہ آپ کی مجلس میں بحث مباحثہ کا ذکر شروع ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی غلام حسین صاحب سے پوچھا۔ مولوی صاحب کیا آپ کو بھی کبھی بحث کرنے کا موقع ملا ہے یا نہیں۔ مولوی صاحب فرمانے لگے۔ جب میں نیا نیا پڑھ کر آیا تو لاہور میں میری خوب شہرت ہوئی۔ انہی دنوں امرتسر کے قریب حنفیوں اور وہابیوں کا مناظرہ تجویز ہو گیا۔ میں اس مناظرہ میں وہابیوں کی طرف سے پیش ہوا۔ حنفی مناظر نے کسی موقع پر کہہ دیا کہ فلاں امام نے یوں کہا ہے۔ میں نے اسے کہا امام کیا ہوتا ہے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں فرماتے ہیں۔ تو پھر کسی امام کا کیا حق ہے کہ اسکے خلاف بات کرے۔ بس میرا یہ کہنا تھا۔ کہ سب نے سونٹے اٹھا لئے اور مجھے مارنے کے لئے دوڑے۔ میں نے بھی جوتیاں اٹھائیں اور وہاں سے بھاگ پڑا اور بیس میل تک برابر بھاگتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ شہر میں آکر دم لیا۔ اس کے بعد میں نے توبہ کی کہ اب کبھی بحث نہیں کرونگا۔

غرض بہت ہی مخلص آدمی تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن کی وفات کے قریب ان کی وفات کی نسبت الہام بھی ہوا تھا۔ اور آپ نے اُن کا بہت لمبا جنازہ پڑھایا تھا۔ ان کے اندر علم کا اس قدر شوق تھا کہ ویسا شوق میں نے کسی میں نہیں دیکھا۔ بڑھاپے میں جب کہ پچھتّر سال اُن کی عمر تھی۔ وہ کلرکوں کو پکڑتے تھے۔ اور کہتے تھے اگر تمہیں دین کا کچھ شوق ہو تو میں تمہیں پڑھانے کے لئے تیار ہوں۔ اُن کے چہرہ پر کچھ تردد کے آثار دیکھتے تو کہتے میں پیسے نہیں لونگا۔ مفت پڑھا دونگا۔ پھر کچھ تردد دیکھتے تو کہتے آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں خود آپ کے گھر پر پڑھانے کے لئے آجایا کرونگا۔ مجھے ایک دفعہ چھ مہینے تک بخار رہا۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مشورہ دیا۔ کہ مجھے پہاڑ پر بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے شملہ بھجوا دیا۔ اُس وقت ان کی پچھتر سال کے قریب عمر تھی۔ ایک غیر احمدی کلرک تھا جس کو انہوں نے پڑھانا شروع کیا تھا۔ اُس کی شملہ تبدیلی ہوئی تو مولوی صاحب اپنے خرچ پر ہی شملہ چلے گئے تاکہ اُس کی پڑھائی میں حرج واقعہ نہ ہو۔ روٹی اپنے پلے سے کھاتے اور اسے مفت پڑھاتے رہتے۔ اُن کے اندر اخلاص بھی اس قدر تھا کہ جب ہم سیر کے لئے نکلتے تو وہ ہمارے ساتھ چل پڑتے۔ ایک لمبا سونٹا ان کے ہاتھ میں ہوا کرتا تھا۔ چونکہ وہ بوڑھے تھے اور پہاڑ کی چڑھائی میں انہیں دقت پیش آتی تھی۔ اس لئے ہم پر یہ سخت گراں گزرتا کہ وہ تکلیف اٹھا کر التزاماً ہمارے ساتھ آتے ہیں۔ آخر ایک دن میں نے خانصاحب منشی برکت علی صاحب اور مولوی عمر الدین صاحب شملوی سے کہا کہ یا تو میں آئندہ گھر میں بیٹھ جاؤنگا اور سیر کیلئے نہیں نکلونگا۔ یا پھر کوئی ایسی صورت ہونی چاہیئے کہ مولوی صاحب کو پتہ نہ لگے کہ ہم کس وقت سیر کے لئے چلے جاتے ہیں۔ انہوں نے باتوں باتوں میں مولوی صاحب سے پتہ لگا لیا کہ وہ کس وقت غائب ہوتے ہیں۔ چنانچہ دوسرے دن ہم اسی وقت سیر کے لئے چل پڑے۔ ابھی پندرہ بیس منٹ ہی گذرے ہونگے۔ کہ ہم نے دیکھا وہ دُور سے ایک بڑا سا سونٹا اپنے ہاتھ میں پکڑے اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے ہماری طرف آ رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں ٹھہر جاؤ ٹھہر جاؤ مجھے بھی آ لینے دو۔ جب ہمارے پاس پہنچے تو میرے ساتھیوں سے کہنے لگے۔ یہ حضرت صاحب کے لڑکے ہیں۔ اور یہاں سب لوگ دشمن ہیں۔ ان کو اکیلے نہیں جانے دینا چاہیئے۔ آپ لوگ میرا بھی انتظار کر لیا کریں۔ غرض بہت ہی مخلص اور نیک انسان تھے۔ اُن کی عادت تھی۔ کہ وہ رومی ٹوپی والوں سے مصافحہ کرنے سے بہت گھبراتے تھے اور اگر کوئی اُن کی طرف ہاتھ بڑھاتا تو وہ اپنا ہاتھ پیچھے کر لیتے اور کہتے "تسیں مصافحہ نہیں کردے تسیں تے باہنواں توڑ دے او۔" یعنی آپ لوگ مصافحہ نہیں کرتے۔ آپ تو ہاتھ توڑتے ہیں۔

ایک دوست نے عرض کیا حضور نے جمعہ کے وقت کا یہ استنباط کہ وہ دس بجے بھی ہو سکتا ہے۔ کہاں سے کیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ ہم تو ظہر کے وقت ہی پڑھتے ہیں۔ میں نے تو مولوی غلام حسین صاحب کے متعلق بتایا ہے کہ انہیں اس بارہ میں غلو تھا۔ جس دلیل پر انکا انحصار تھا اس وقت مجھے یاد نہیں۔

تقرر امیر حلقہ بھینی شرقپور

حلقہ امارت بھینی شرقپور کے احمدی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مولوی عبدالمجید صاحب پوٹھین سابق امیر جماعت مستحق تھے۔ اور ووٹ بھی اُن کے حق میں زیادہ تھے۔ مگر بوجہ ملازمت چونکہ وہ نمازوں میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چوہدری سردار محمد صاحب سکنہ بھوکھیوال کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے اس حلقہ کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

دیہاتی مبلغین کے دوسرے گروپ کے متعلق اعلان

دوست جلد از جلد درخواستیں بھیج دیں

عرصہ ڈیڑھ سال کے قریب ہوا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تجویز کے مطابق دیہات میں خاص طور پر تبلیغی کام جاری کرنے کے مدِ نظر ایک تحریک کی گئی تھی۔ کہ ایسے احباب جو مڈل تک تعلیم یافتہ ہوں عمر ۳۰ اور ۴۵ سال کے درمیان ہو۔ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ زمیندار قوم سے متعلقہ دوستوں کو ترجیح دی جائیگی۔ اس پر بہت سی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان میں سے پندرہ اصحاب کو منتخب کر کے تعلیم دلائی گئی۔ اور ان کو حضور کی تجویز کے بموجب مخصوص مرکزوں میں مقرر کیا جا رہا ہے۔ اب حضور نے منظوری عطا فرمائی ہے۔ کہ دیہاتی مبلغین کے طور پر ٹریننگ دلانے کے لئے دوسرے گروپ کے لئے بھی اعلان کیا جائے۔ لہٰذا جو احباب پچھلی دفعہ انتخاب میں نہ آسکے تھے۔ وہ بھی اور دیگر احباب بھی اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں۔ یہ درخواستیں جلد از جلد دفتر تحریک جدید میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ انتخاب جلدی ہو سکے۔ وقف زندگی کے فارم دوست دفتر سے منگوا لیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

مقامی کارکنان کی خاص توجہ کیلئے ایک ضروری اعلان

مقامی کارکنان جماعت ہائے احمدیہ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں کہ ان کی جماعت سے کس قدر احمدی نوجوان احمدیہ کمپنی یا کسی اور کمپنی میں بھرتی ہو کر گئے ہیں۔ اور ان کی فہرستیں مندرجہ ذیل نمونہ سے بنائیں۔ اور تکمیل مجھے ارسال کریں۔ کیونکہ ان کا ریکارڈ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

جن جماعتوں نے بھرتی شدہ احباب کی فہرستیں بھیجنے میں نظارت ہذا سے تعاون کیا ہے۔ نظارت ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

نمبر شمار	نام فوجی	ولدیت	سکونت	عہدہ	موجودہ پتہ

(ناظر امور عامہ قادیان)

بہشتی مقبرہ کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

بہشتی مقبرہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ اس کی زمین کسی کو بہشتی نہیں کرسکتی۔ بلکہ بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائیگا۔ اس پر بعض لوگوں کو شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب زمین کا تعلق ان کے بہشتی ہونے سے نہیں ہے۔ تو پھر کس چیز نے ان کو بہشتی بنایا۔ اگر اس مقبرہ نے نہیں بنایا؟ سو اس بات کا جواب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو شخص اس مقبرہ میں دفن کیا جاتا ہے۔ اس کو تین چیزیں بہشتی بناتی ہیں۔ پھر بہشتی بنکر وہ یہاں دفن ہوتا ہے۔ اور وہ تین چیزیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) کم از کم دسویں حصہ جائداد کی وصیت کرنی برائے خدمت اسلام۔ یا اپنی زندگی کو اسلام کے لئے وقف کر دینا۔ اگر جائداد نہ ہو۔

(۲) نیک متقی احمدی مسلمان ہونا

(۳) انجمن مقبرہ بہشتی کا اس کی وصیت کو منظور کر لینا۔ اور اسے مقبرہ میں دفن ہونے کی اجازت دے دینا۔

ان تین شرائط میں زمین مقبرہ کا کسی کو بہشتی بنانے کا ذکر نہیں ہے۔ نہ ہم یہ مانتے ہیں۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ پھر وہ بہشتی شخص اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کا اعزاز پائیگا۔ بہشتی مقبرہ صرف ایک اعلان اور ڈھنڈورہ ہے۔ کہ اس مدفون نے اپنی بہشتی ہونے کی سب شرائط پوری کر دی ہیں۔ گویا مقبرہ بہشتی کسی کے بہشتی ہونے کی آخری مہر یا آخری یقینی سرٹیفکیٹ ہے۔ نہ کہ اسکے بہشتی بنانے کا باعث۔

فرض کرو کوئی شخص اپنے کسی مردہ کو مخفی طور سے وہاں دبا دے۔ یا کوئی جابر حاکم زبردستی کسی شخص کو یہاں دفن کرا دے تو ایسا مدفون مقبرہ بہشتی کا مدفون نہیں کہلا سکتا۔ لیکن اگر کوئی موصی افریقہ میں مر جائے اور اپنی تینوں شرائط پوری کر دے مگر اس کا مردہ یہاں دفن نہ ہو سکے۔ تب بھی وہ بہشتی مقبرہ کا مدفون سمجھا جائے گا۔ اور اس لئے اس کی یادگار یا کتبہ مقبرہ بہشتی میں لگا دیا جائیگا۔ پس ظاہر ہے کہ مقبرہ کی زمین کسی کو بہشتی نہیں بناتی۔ بلکہ چند اور شرائط کا پورا کرنا اسے بہشتی بناتا ہے۔ جس کا صرف اظہار وہاں دفن ہونے سے ہوتا ہے۔ موضع ننگل کا ایک پیغامی اس مقبرہ کے پاس اپنے کھیت میں دفن تھا۔ اب وہ کھیت خرید کر مقبرہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اور اس کی نعش اس وقت مقبرہ کے اندر موجود ہے۔ مگر وہ مقبرہ بہشتی کا مدفون نہیں ہے۔ کیونکہ انجمن نے اسے حسب قواعد حسب وصیت دفن نہیں کرایا تھا بعض دوست ایسے اعتراض سنکر جو تاویل پیش کرتے ہیں وہ مضبوط نہیں ہوتی۔

یہ ہے صحیح تفسیر اس فقرہ کی کہ زمین بہشتی نہیں بناتی۔ بلکہ بہشتی ہی اس میں داخل ہوتا ہے۔ زمین کا انتظام اور ایک جگہ ایسے بہشتیوں کے جمع کرنے کا اہتمام تو اس لئے ہے۔ کہ ایماندار مخلصین ایک جگہ دفن ہوں۔ تاکہ آنے والی نسلیں ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ پس زمین کا سوال ہی نہ رہا۔ مقبرہ تو صرف اتنا اعلان کرتا ہے۔ کہ میرا باقاعدہ مدفون جنتی ہے۔ اور دنیا کو حشر سے پہلے ہی اس کا جنتی ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی غیر موصی احمدی کسی جگہ دفن ہو۔ تو اس کی بابت دنیا میں قطعی طور پر ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ جنتی ہے یا نہیں۔ خواہ وہ خدا کے علم میں جنتی ہی ہو۔

کیا مصلح موعود کے لئے مامور ہونا ضروری ہے؟

سوال:۔ ایک صاحب نے سوال کیا ہے کہ "کوئی مجھے اتنا بتا دے کہ جناب خلیفہ صاحب قادیان کیونکر موعود ہونے کا دعوےٰ کرسکتے ہیں۔ جبکہ وہ مامور نہیں۔ اور اپنے غیر مامور ہونے کے وہ شد و مد سے مقر ہیں۔ میری دلیل اس پر یہ ہے، کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ کوئی موعود غیر مامور نہیں ہوا۔ جناب خلیفہ صاحب مامور نہیں پھر موعود کیسے ہوئے؟"

الجواب۔ سوال کرنے والے دوست لفظ مامور کے معنوں سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے، کہ لفظ مامور تشریح طلب ہے۔ اصطلاحی طور پر ہمارے نزدیک لفظ مامور صرف نبی پر اطلاق پاتا ہے۔ گویا نبی اور مامور مترادف ہیں ان معنوں کی رو سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مامور نہیں ہیں۔ اور انہی معنوں کی رو سے حضور اپنے غیر مامور ہونے کے شد و مد سے مقر ہیں۔ لیکن اہل پیغام اور غالباً سوال کرنے والے دوست بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ مامور کے لئے نبی ہونا ضروری نہیں۔ اور وہ ایسے وجودوں کو مامور تسلیم کرتے ہیں جنہیں وہ نبی نہیں مانتے۔ بلکہ ان کی نبوت کے انکار پر انہیں شدید اصرار ہے۔ غیر مبایع دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہیں کہتے، مگر حضور کو مامور مانتے ہیں۔ اور آپ کو موعود بھی مانتے ہیں۔

موعود کا مفہوم تو یہ ہے، کہ اللہ تعالےٰ اپنی کتاب یا اپنے کسی برگزیدہ کی معرفت آنے والے شخص کے متعلق عام یا خاص الفاظ میں وعدہ فرمائے۔ جس کا وعدہ دیا گیا ہے وہ موعود ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم کہ میں امت محمدیہ میں ایسے ہی خلفاء بنانے کا وعدہ کرتا ہوں جیسے میں نے پہلی امتوں میں خلفاء بنائے تھے۔ دیکھئے اس آیت کی رو سے امت محمدیہ کا خلیفہ موعود ہے۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ ان میں سے ہر فرد مامور بمعنی نبی بھی ہے۔ غیر احمدی اور پیغامی نقطۂ نگاہ سے تو امت محمدیہ کا کوئی موعود خلیفہ بھی مامور بمعنی نبی نہیں۔ پس اس اصطلاح کے مطابق جو قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی مسلمہ اصطلاح ہے، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مامور نہیں۔ اور نہ ہی مصلح موعود کے لئے ان معنوں میں مامور ہونا ضروری ہے۔ ہماری یہ اصطلاح غیر مبایعین کو اچھی طرح معلوم ہے۔ چنانچہ پیغام صلح میں لکھا ہے۔

"در اصل صاحبزادہ صاحب اور ان کے دوسرے ہمخیال بزرگ مامور اور رسول میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ اور اس لئے وہ مرزا صاحب کو رسولوں میں شامل کرکے ان پر ایمان لانا شرائط ایمان کا ایک جزو خیال کرتے ہیں۔" (پیغام صلح ۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء)

باقی رہا لفظ مامور کا عام اطلاق کہ خدا کے منشاء اور اشارہ اور تائیدات کے ساتھ کوئی شخص کھڑا ہو۔ اور اسکے ذمہ کچھ فرائض اللہ تعالےٰ کی طرف سے لگائے گئے ہوں تو مامور ہے۔ اگر سائل صاحب لفظ مامور کو ان معنوں میں لیتے ہیں۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اسکا انکار نہیں ہے جماعت احمدیہ تیس برس سے مسلسل اعلان کرتی رہی۔ کہ ہمارے نزدیک پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضور ہی ہیں۔ اس موضوع پر غیر مبایعین پر مباحثات بھی ہوئے۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اسکے اعلان کے بارہ میں خاموش تھے۔ جب جنوری ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالےٰ نے خواب اور الہام کے ذریعہ آپ پر ظاہر فرمایا۔ کہ آپ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اور آپکے ذمہ اہم فرائض کی ادائیگی لگائی گئی ہے۔ تو آپنے برملا مختلف شہروں میں ہزاروں کے مجمع میں مؤکد بعذاب قسموں کے ساتھ اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ کیا سوال کرنے والے صاحب بتلائینگے کہ ان کے نزدیک مامور کا کیا مفہوم ہے۔ کیونکہ ان کے معروضہ کل سوال کا حل اس لفظ کے معنوں کی تعیین میں مضمر ہے۔ اگر ان کی مراد مامور سے نبی ہے۔ تو کیا وہ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور دیگر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو نبی مانتے ہیں؟ اگر ہم ۴۴ کہیں نہیں اور یقیناً وہ یہی کہینگے تو پھر سوال ہوگا کہ آیا آیت استخلاف کے ماتحت وہ انہیں موعود تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔ لیکن اگر سوال کنندہ دوست یہ فرمائیں۔ کہ میری مراد مامور سے ایسا غیر نبی ہے جو منشائے ایزدی سے کھڑا ہو۔ تو میں کہتا ہوں، کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ منشائے عمومی کے علاوہ خاص الہام الہٰی سے اپنے آپ کو مصلح موعود قرار دیتے ہیں۔ پس اس بنا پر سائل صاحب آپکے موعود ہونے کا انکار نہیں کر سکتے۔ بالآخر میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ لفظ موعود اپنی ذات میں نبوت یا ماموریت کو مستلزم نہیں۔ کیونکہ کئی ایسے وجودوں کے وعدے بھی الہٰی نوشتوں میں موجود ہیں۔ جنکا نبی ہونا تو کیا متقی الہٰی ہونا بھی ضروری نہیں۔ مختصر کلام یہ ہے کہ جس سوال کو ہمارے دوست انتہائی وزنی سوال

مولوی محمد علی صاحب کے متعلق ایک اور منذر خواب

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء میں مولوی محمد علی صاحب کے بارہ میں چند منذر خوابوں کا ذکر پڑھا تو مجھے بھی یاد آیا کہ آغاز اختلاف میں ہمارے مکرم و محترم مولوی عطاء اللہ صاحب احمدی شہید ساکن سماعیلہ ضلع مردان نے ہماری انجمن احمدیہ پشاور کے بالاخانہ میں چند دوستوں کے سامنے اپنا ایک کشف بیان کیا جو انہوں نے اس زمانہ کے قریب دیکھا تھا۔ میں خدا کو گواہ رکھ کر بیان کرتا ہوں۔ کہ یہ بالکل سچ ہے کہ مولوی صاحب مرحوم نے بیان کیا۔ کہ سالانہ جلسہ ۱۹۱۳ء یا اس کے قریب میں سٹیج پر قادیان بیٹھا تھا کہ مجھے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب دونوں بالکل ننگے نظر آئے اور پہلی نظر میں ہی میں نے دیکھا کہ دونوں کے مردانہ عضو نہ تھے۔ عین جلسہ میں یہ کشف دیکھا میں نے بڑی توبہ اور استغفار کیا اور اختلاف کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کر لی۔ مولوی عطاء اللہ صاحب ۱۹۱۶ء میں شہید ہو گئے۔

میاں امام الدین صاحب مرحوم ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور جو پشاور میں سکونت پذیر تھے اور غیر مبایع تھے انہوں نے بیان کیا۔ کہ ۱۹۱۲ء یا ۱۳ء میں میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا تالاب ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی نے اس میں غوطہ لگایا۔ تھوڑی دیر کے بعد دوسرے کنارہ تالاب سے ایک نوجوان نکلا جو حضرت مرزا محمود احمد کی صورت کا تھا۔ جنکو میں نے شناخت کیا۔ اور میں حیران ہوا کہ غوطہ حضرت مولوی نور الدین نے لگایا اور نکل آئے حضرت محمود احمد۔ خدا گواہ ہے کہ ان کا خواب یہی تھا جو میں نے بیان کیا۔ خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

خالصہ مشنری کالج امرتسر میں احمدی مبلغوں کے لیکچر

خالصہ مشنری کالج امرتسر کے پرنسپل سردار گنگا سنگھ صاحب نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کو لکھا۔ کہ اپنے مبلغ خالصہ مشنری کالج کے طلباء میں لیکچر دینے کے لئے روانہ کریں۔ اس پر گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل کو ۱۵ جنوری امرتسر بھیجا گیا۔ پرنسپل صاحب نے ہمارے مبلغوں سے کہا۔ کہ آپ دو مضامین پر لیکچر دیں۔ ایک "اسلام" کے موضوع پر۔ اور دوسرا احمدی غیر احمدی کے فرق پر۔ پہلے مسئلہ پر گیانی عباد اللہ صاحب نے لیکچر دیا۔ اور بتایا اسلام کیا ہے۔ اور اسلام کے عقائد کیا ہیں۔ اور ان کی خوب تشریح کی۔ آپ کے لیکچر کے بعد طلباء نے بعض سوالات بھی کئے جن کے جوابات عمدہ پیرایہ میں دیئے گئے۔ پھر مولوی عبد الغفور صاحب نے اختلافی مسائل پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی جسمیں جہاد۔ تعیین موعود۔ عصمت انبیاء۔ نسخ قرآن وغیرہ ۱۰-۱۲ امور کا با دلائل بیان کیا۔ اس موضوع پر کسی نے سوال نہ کیا۔ طلباء کو ضروری امور نوٹ کرائے گئے۔

لیکچروں کے بعد پرنسپل صاحب موصوف نے کہا۔ کہ میں نے تمام مذاہب کے نمائندوں کو دعوتی خطوط لکھے تھے۔ مگر سوائے جماعت احمدیہ کے کسی نے نہ قولی نہ فعلی جواب دیا۔ اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کیسی منظم اور ٹھوس تبلیغی جد و جہد کرنے والی جماعت ہے طلباء کو مخاطب کر کے آپ نے کہا۔ آپ نے ان کے لیکچر سنے ہیں۔ کس طرح محنت اور کوشش سے تیاری کی ہوئی معلوم ہوتی ہے آپ نے ان کے طرز بیان کو بھی دیکھا۔ کہ کسی ٹھوس طریقہ سے اپنی دلیل پیش کرتے ہیں۔ دلائل کو فلسفیانہ رنگ دے کر کیسے سجایا ہے موجودہ زمانہ میں دہریت کی تیز و تند آندھیاں کس طرح ہر مذہب پر حملہ آور ہو کر ان کو اڑائے لئے جا رہی ہیں۔ اور ہم پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔ آج اگر کوئی مذہب فلسفیانہ رنگ سے اپنے مذہب کو پیش نہیں کرتا۔ تو وہ قائم بھی نہیں رہ سکتا۔ ہم احمدی علماء کے بہت ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنے قیمتی خیالات سے ہمیں مستفیض کیا۔ اور انکے ذریعہ جماعت احمدیہ اور نظارت متعلقہ کے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے ہماری درخواست کو قبول کیا اور اپنے لیکچرار بھیجے۔ اس رنگ میں تقریریں نہایت مفید اور آپس میں خوشگوار تعلقات پیدا کرنے نیز رواداری کی فضا بنانے میں بہت مفید ہو سکتی ہیں۔ ایک دوسرے کے مذہبی خیالات اور عقائد کو سننا اور ان پر غور کرنا نہایت ضروری ہے کیا ہی اچھا ہو اگر اس قسم کے اجتماع ہر مذہب و ملت کے لوگ کریں

عالمگیر عذاب جنگ اور خدا کا مامور

موجودہ جنگ میں لاکھوں بلکہ کروڑوں انسان فنا ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو گئے۔ جہاں بھی دیکھیں عذاب عظیم دکھائی دیتا ہے۔ لوگوں کی مذہبی حالت بگڑ چکی ہے۔ شرک اور بدعت کا دور دورہ ہے۔ مسلمان نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ اب ایسے انسان کی ضرورت ہے جو بھٹکے ہوئے انسانوں کو راستہ دکھائے اور پیاسوں کو پانی پلائے ایسے انسان کی ضرورت ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں پھر سے قائم کر دے۔ ایسے انسان کی ضرورت ہے جو قرآن مجید کی تعلیم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر لوگوں کے دلوں میں نقش کر دے۔ ایسی ہستی کی ضرورت ہے۔ جو ایک بگڑی ہوئی قوم کو پھر سے اللہ تعالےٰ کے نزدیک کر دے۔ آؤ دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ نے بھی ایسے موقع پر ایسی ہستی کو بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے یا نہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ کہ ہم غیر معمولی اور عالمگیر عذاب نازل ہی نہیں کرتے جب تک اتمام حجت کیلئے رسول مبعوث نہ کر لیں۔ گویا اللہ تعالیٰ غیر معمولی عذاب دنیا پر نازل نہیں فرماتا۔ جب تک دنیا کی اصلاح کیلئے کوئی نبی نہ بھیج دے۔ اسوقت دنیا کی حالت اس قدر بگڑ چکی ہوتی ہے۔ کہ لوگ اللہ تعالےٰ کے مامور کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کرتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ اپنے پیارے کو فرماتا ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن میں اسے قبول کرونگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دونگا" (حقیقۃ الوحی)

مگر نادان اور بھٹکی ہوئی دنیا اللہ تعالیٰ کے ایسے حکموں کی بھی نافرمانی کرتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ دنیا پر عذاب نازل فرماتا ہے۔ جس سے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے مامور کی آواز سننے کی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ اب آؤ قرآن مجید کے اس قانون کے ماتحت دیکھیں کہ موجودہ عالمگیر عذاب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب مقرر کیا ہے یا نہیں۔ قرآن مجید کے مندرجہ بالا قانون کے ماتحت اللہ تعالےٰ نے قادیان کی سرزمین میں مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں چنانچہ آپ نے فرمایا۔ ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آپ چالیس سال تک دنیا میں پکارتے رہے کہ یاد رکھو جس نے آنا تھا وہ آ چکا اب کوئی خونی مہدی پیدا نہیں ہوگا۔ اور دنیا نے بھی دیکھا کہ واقعی آپ کی موجودگی میں کسی نے دعوےٰ نہ کیا۔ کوئی مسیح آسمان سے نازل نہ ہوا۔

آؤ لوگو! اٹھو کہ یہ سونے کا وقت نہیں اب شیطانیت کی شکست اور اسلام کے غلبہ کا وقت ہے۔ جاگو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے مجاہدین اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ خاکسار ملک عطاء الرحمن راحت گجراتی

بیعت حضرت محمود ایدہ اللہ

ازجناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب

لیکے بیعت تری مسعود کئے دیتا ہے
آپ مبارک تجھے محمود کئے دیتا ہے

نہ ہو مایوس اگر اسباب مخالف ہیں ترے
ٹھیک انہیں مصلح موعود کئے دیتا ہے

تو نے برباد کیا وقت تو کیوں روتا ہے
وقت اگر تجھ کو ہی نابود کئے دیتا ہے

یہ جو منکر ہیں انہیں رحمت خالق سے ابھی
شبیر اللہ کا مردود کئے دیتا ہے

تو نہ گھبرا کہ دعا اسکی ہے اکسیر شفا
جو تجھے چاہیئے موجود کئے دیتا ہے

سر کھپاتا نہیں جو دین محمد کے لئے
اپنی محنت کو بھی بے سود کئے دیتا ہے

سوزش دل کو بنا سوزش ابراہیمی
کیوں اسے آتش نمرود کئے دیتا ہے

صبر کر نان جویں پر کہ خدا دے گو ہر
اسکو بھی حلوۂ بے دود کئے دیتا ہے

تحریک جدید کے جہاد میں مخلصین کی شاندار قربانیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تحریک جدید کے ہر مجاہد کی یہ کوشش اور جدوجہد ہے۔ کہ وہ اپنے امام کے حضور ایسی قربانی پیش کرے۔ جو دوسروں سے بڑھ چڑھ کر ہو۔ چنانچہ حضور کی خدمت میں جو وعدے پیش ہوتے ہیں۔ ان میں ایسی بہت سی مثالیں ہیں۔ جی تو چاہتا ہے۔ کہ ایک ایسی فہرست شائع کی جائے۔ جس میں ان سب احباب کے نام ہوں۔ جنہوں نے گیارھویں سال میں دسویں سال کے چندہ میں بھی اضافہ کیا ہے۔ نیز ان کی بھی فہرست شائع کی جائے۔ جو اب دفتر ثانی کے سال اول میں اپنی ایک ایک ماہ کی آمد دیکر شامل ہو رہے ہیں۔ مگر ان مکمل فہرستوں کے شائع کرنے کی گنجائش نہیں۔ ذیل میں صرف غیر معمولی اور نمایاں اضافہ کرنے والوں کے خطوط کا خلاصہ دیا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر یہ کہدینا بھی ضروری ہے۔ کہ جو اصحاب ابھی تک وعدہ نہیں کر سکے۔ وہ اب فوری توجہ فرمائیں۔ کیونکہ وعدوں کی آخری تاریخ ۷ فروری ۱۹۴۵ء ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے حسب ذیل ارشادات غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ دفتر اول کے مجاہد جو گیارھویں سال میں شامل ہو رہے ہیں۔ (۱) "وہ بیشک کمی کریں۔ مگر اپنی موجودہ حیثیت کے مطابق۔ نویں سال انہوں نے مثلاً چالیس یا پچاس روپے چندہ دیا تھا۔ اور دسویں سال کا چندہ پانچ سو روپیہ تھا۔ تو اب گیارھویں سال کے لئے اگر وہ کمی کریں۔ تو دسویں سال کی حیثیت سے کریں۔ نہ کہ نویں سال کے مطابق۔ کیونکہ نویں سال کا چندہ ان کی حیثیت سے بہت کم تھا"۔

(۲) "آپ لوگوں کا دعویٰ ہے۔ کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے ... ہیں۔ مگر منہ کے کہنے سے کچھ نہیں بنتا۔ وہ ... قربانیاں پیش کرو۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیش ... اسی طرح اپنی جانیں خدا کی راہ میں پیش کرو۔ جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے ... کیں۔ اسی طرح اپنے اموال دین کے راستہ میں خرچ کرو۔ جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے خرچ کئے۔ اسی طرح اپنے وطنوں کو قربان کرو۔ جس طرح صحابہ نے اپنے وطنوں کو قربان کیا۔ اور دین کی خدمت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہو۔ جس طرح صحابہؓ ہر وقت کمربستہ رہتے تھے"۔

(۳) "غیر احمدی والدین کی طرف سے حصہ لیا جا سکتا ہے"۔ (۴) "عورتوں کے متعلق ان کی آمد کا حساب ہوگا۔ کوئی نہ کوئی خرچ ان کو ملتا ہوگا۔ اگر نہیں ملتا۔ تو وہ اپنے خاوند سے فیصلہ کریں"۔ (۵) "طالب علم کے لئے اس کی ماہوار آمد اس کا جیب خرچ ہے۔ نہ کہ سب رقم۔ کیونکہ کھانا۔ فیس وغیرہ اس کی آمد میں شمار نہیں کیا جاتا۔ ہاں جب وہ کام کرے۔ یا ملازم ہو جائے۔ اس وقت سے سب آمد شمار ہوگی"۔

خطوط کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) مولوی عبد العزیز صاحب ... کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے اخلاص اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ باوجود معمولی آمد کے آپ نے سال دہم میں -/۱۸۴ روپے دینے کے بعد مزید -/۵۰ روپے دیئے۔ اور اب گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر -/۲۱ روپے کا وعدہ کیا۔ بعد میں جب آپ کو علم ہوا۔ کہ گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دینا اختیاری ہے اور دسویں سال سے بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔ تو آپ نے اب -/۱۸۴ کا وعدہ کیا۔ احباب یاد رکھیں۔ کہ گیارھویں سال میں دسویں سال کے برابر یا اس سے بڑھا کر دینا شرط نہیں۔ بلکہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ تو دسویں سال سے بھی اضافہ کر کے دیا جا سکتا ہے۔ اور اکثر احباب دے رہے ہیں۔

(۲) چودھری ننھے خاں صاحب غازی کوٹ متصل گورداسپور ایک زمیندار ہیں۔ جو پہلے دس سال میں بھی شاندار قربانی کرتے آ رہے ہیں۔ سال دہم میں ان کا اپنا وعدہ -/۵۵ روپے اور ان کے گھر والوں کا -/۱۸ تھا۔ اب گیارھویں سال میں میاں بیوی کا وعدہ -/۹۵ روپے ہے۔ اور آپ نے اپنے پانچ بچے بھی شامل کئے ہیں۔ جن کی طرف سے پانچ پانچ دیئے۔ جو دفتر ثانی کے سال اول میں ہیں۔ اس طرح -/۱۲۰ روپیہ دیں گے۔

(۳) ملک سلطان محمد خاں صاحب راولپنڈی نے سال دہم میں اپنے خاندان کی طرف سے -/۱۰۹۰ روپے دیئے تھے۔ گیارھویں سال میں -/۱۱۸۰ روپے کا وعدہ ہے۔

(۴) کیپٹن قاضی محمود احمد صاحب نے سال دہم کے برابر گیارھویں سال میں چھ سو روپے کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۵) چودھری محمد انور حسین خاں صاحب وکیل امرتسر نے پہلے دور میں ایک سو روپیہ سے شروع کر کے سال نہم میں -/۱۹۰ اور سال دہم میں -/۵۵۰ روپے دیئے تھے۔ اب گیارھویں سال کے لئے لکھتے ہیں۔ اس احساس کے ماتحت کہ دین کی خدمت کے لئے قدم پیچھے نہیں ہٹانا چاہیئے۔ گیارھویں سال کا وعدہ -/۶۰۰ روپے پیش کرتا ہوں۔ ترجمۃ القرآن میں بھی میری طرف سے چھ سو روپیہ کا وعدہ ہے۔

(۶) ایک دوست جنہوں نے تحریک جدید کے دور اول میں باوجود سخت مالی تنگی کے اپنی اور اپنی بیوی اور بچوں کی طرف سے دس سال کا چندہ ادا کر دیا ہے۔ لکھتے ہیں۔ حضور نے میرے جیسے ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ بے انت گناہوں کا بوجھ رکھنے والوں کے کفارہ کے لئے تحریک جدید کا آغاز فرمایا۔ اس سے دل باغ باغ ہوگیا۔ دل کہتا ہے۔ کہ قربانیوں کا وقت یہی ہے۔ پیسہ پاس نہیں۔ قرضہ چڑھا ہوا ہے۔ ایمان کہہ رہا ہے۔ خواہ کس قدر قیمت دینی پڑے۔ یہ دولت ہاتھ میں رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ تنخواہ بالکل قلیل ہے۔ کوئی آمد نہیں۔ تاہم اپنی طرف سے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے -/۱۶۴ کا وعدہ پیش حضور ہے۔

(۷) ایک صاحب جو عنقریب پنشن لینے والے ہیں لکھتے ہیں۔ عنقریب عاجز پنشن پر آنیوالا ہے۔ لیکن شرم محسوس ہوئی۔ کہ قدم پیچھے ہٹایا جائے۔ اس لئے گیارھویں سال کا وعدہ دسویں سال سے اضافہ کے ساتھ -/۱۳۰ کا پیش حضور ہے۔

(۸) حوالدار کلرک عطاء اللہ صاحب پسر میاں سراج الدین صاحب مؤذن مسجد اقصیٰ جنہوں نے سال اول تا سال ہشتم -/۲۸ دیئے اور سال نہم -/۶۰ اور سال دہم -/۹۰ وہ اب گیارھویں سال میں -/۹۵ کا وعدہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں بعض میرے دوستوں کے خطوط سے معلوم ہوا۔ کہ گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دینے کی رعایت ملی ہے۔ اور بارھویں سال میں آٹھویں اور تیرھویں میں ساتویں سال کے برابر۔ مگر جب حضور کا خطبہ پہنچا۔ تو اس کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ گیارھویں سال کا دسویں سال سے بڑھا کر دینے کی بھی اجازت ہے۔ اس لئے خاکسار -/۹۵ کا وعدہ جو سال دہم سے زیادہ ہے۔ پیش کرتا ہے۔ نیز -/۳۰ ترجمۃ القرآن کی مد میں پیش کریگا۔ چند روز کے بعد دو خطبے اکٹھے ملے ان کے پڑھنے سے یہ تحریک پیدا ہوئی۔ کہ خاکسار دفتر ثانی کے سال اول میں اپنی محترمہ والدہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ ان کو لمبی عمر عطا فرما دے۔ شامل کرے۔ چنانچہ خاکسار -/۱۵ روپیہ اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے دفتر ثانی سال اول کیلئے پیش کریگا۔

(۹ و ۱۰) فٹر عبد السلام صاحب و محمد یوسف صاحب فیلڈ سروس نے شروع میں پانچ پانچ روپیہ اور ایک ایک آنہ اضافہ سے ادا کر کے سال دہم میں تیس تیس روپیہ ادا کئے تھے۔ ان کو جب حضور کے مالی قربانیوں کے مطالبات کے متعلق دونوں خطبے ملے۔ تو انہوں نے لکھا۔ کہ ہم -/۱۳۰ و -/۱۳۰ گیارھویں سال کا چندہ ادا کریں گے۔ کیونکہ ہمارے نویں سال کی رقم موجودہ حیثیت سے بہت کم ہے۔ پس دونوں کا -/۲۶۰ کا وعدہ منظور ہو۔

(۱۱) حوالدار کلرک عبد القدیر صاحب پسر عبد اللہ صاحب محلہ دار الرحمت نے لکھا۔ ایک پرچہ میں فنانشل سیکرٹری کا ایک نوٹ پڑھ کر یہ وعدہ پیش حضور ہے۔ خاکسار نے نویں سال میں -/۲۵ روپیہ دیئے تھے۔ اور دسویں سال میں -/۱۵۰۔ اب اگرچہ نویں سال کے برابر دینے کی اجازت معلوم ہوئی ہے۔ مگر میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ ایک دم ہی چھلانگ لگا کر چھ سیڑھی پر قدم رکھ دوں۔ ایک دم ان چھ سیڑھیوں سے نیچے گر جاؤں۔ اور پھر آہستہ آہستہ چڑھنے لگوں۔ اگر مجھ سے کوئی اور قربانی نہیں ہو سکتی۔ تو کم سے کم میں اپنے آپ کو اس قربانی سے پیچھے بھی کیوں ہٹاؤں۔ پس حضور خاکسار کا وعدہ سال دہم سے ۲ روپیہ اضافہ سے -/۱۵۲ قبول فرما دیں۔ خاکسار کے والدین ایک قسم کے بیکار ہی ہیں۔ دفتر اول میں شامل نہیں ہوئے۔ خاکسار ان کی طرف سے دفتر ثانی کے سال اول میں آٹھ روپیہ کا وعدہ کرتا ہے۔

تحریک جدید کے وعدے کرنیوالوں اور کارکنوں کو یاد رہے کہ دفتر اول کے گیارھویں سال کے وعدے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۷ فروری ہے۔ جو بہت قریب آگئی ہے۔ جن جماعتوں کی طرف سے ابھی وعدوں کی فہرستیں نہیں آئیں۔ وہ فوری توجہ فرما دیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ غفلت کی وجہ سے رہ جائیں۔ اور ان کی فہرست ۷ فروری کے بعد پہنچے۔ جسے حضور نا منظور فرما دیں۔ اسی طرح نئے شامل ہونے والوں کیلئے بھی کوشش کریں۔ ان کو پہلے سال کے لئے کم سے کم ایک ماہ کی آمد دینا ہے۔ پھر ہر سال اس پر اضافہ کرتے جانا ہے۔ ترجمۃ القرآن کے بارہ میں حضور کا ارشاد یہ ہے۔ کہ اس تحریک کو وسیع سے وسیع تر کیا جاوے۔ اور ہر احمدی کو اس تحریک میں شامل کیا جائے۔ خواہ مرد ہو یا عورت یا بچہ۔ جن جماعتوں اور افراد نے ترجمۃ القرآن کے وعدے نہیں بھیجے وہ مردوں اور عورتوں کی الگ الگ فہرستیں بنا کر ارسال فرمائیں۔ تا حضور کے پیش ہوں۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری، تحریک جدید قادیان

نتیجہ امتحان "سیر روحانی"

خدام الاحمدیہ کے سال ہفتم کا آخری امتحان مورخہ ۱۰ ر دسمبر ۱۹۴۴ء کو منعقد ہوا تھا جس کا نتیجہ پیش ہے اس امتحان میں مجالس شملہ۔ کراچی۔ راولپنڈی اور سکندر آباد دکن بلحاظ تیاری امتحان کے اور مجلس لاہور بلحاظ تعداد اُمیدواران کے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ قائد صاحب لاہور نے بہت محنت سے زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک امتحان کیا ہے۔ فجزاہ اللہ۔ اس کے مقابلہ میں قادیان اور دہلی کی مجالس کے اُمیدواران افسوسناک طور پر کم ہیں۔ دہلی کے صرف ایک حلقہ کے اُمیدوار شامل ہوئے۔ اُمید ہے کہ یہ مجالس آئندہ مسابقت کے میدان میں پیچھے نہ رہیں گی۔ قادیان کے علاوہ ۴۳ مختلف مقامات سے احباب امتحان میں شریک ہوئے۔ تمام کامیاب اُمیدواران کی خدمت میں شعبۂ تعلیم ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ بالخصوص ان کو جنہوں نے ممتاز حیثیت حاصل کی فنا رک اللہ [illegible] امتحان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معرکۃ الآراء لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انشاء اللہ [illegible] کو ہوگا۔ اُمید ہے کہ مجالس زیادہ سے زیادہ خدام کو امتحان میں شریک کریں گی۔ اس امتحان کے مختصر کوائف حسب ذیل ہیں:۔

کل تعداد اُمیدواران [illegible] ۲۱۰

کل تعداد کامیاب اُمیدواران [illegible] ۱۹۲ = ۹۱ فی صدی قریباً

تعداد ناکامیاب [illegible] ۲۱

کل اُمیدواران میں اوّل = [illegible] محمد ادریس عیسٰی صاحب کانپور = ۹۱/۱۰۰

کل اُمیدواران میں دوم = محترمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ بی۔اے (متعلم بی۔ٹی) سکندر آباد دکن ۹۰/۱۰۰

خاکسار خلیل احمد ناصر مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

ٹینگا پٹم
مسز حسن صاحبہ ۷۳

ملتان
عبد الرحیم صاحب ۳۸

پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ
ام کلثوم بیگم صاحبہ ۶۰

اروَل ضلع گیا
صوفیہ شہناز صاحبہ ۶۳

سرگودھا
زیب النساء صاحبہ بنت حافظ عبد العلی صاحب ۸۸

اورین۔ بہار
سید فضل احمد صاحب ۸۴

بپراور۔ پٹیالہ
محمد عبد اللہ صاحب ۴۳

درگاپور۔ بنگال
برکت علی صاحب ۸۱

انبالہ شہر
مولوی عبد الرحمٰن خالد صاحب ۷۰
شیخ محمد علی صاحب نثار ۷۳

عارف والہ ضلع منٹگمری
ماسٹر چراغ الدین صاحب ۵۷

کیرنگ اڑیسہ
معین الدین خان صاحب ۳۳
آفتاب الدین صاحب ۳۳

فیاض الدین خان صاحب ۵۴

شملہ
ملک سعادت احمد صاحب ۶۷
نیض عالم خان صاحب ۶۰
چوہدری عبد المجید صاحب ۶۵
مرزا خورشید بیگ صاحب ۶۴
میر نور احمد صاحب ۶۲
حشمت علی صاحب ۷۰
افتخار احمد صاحب ہاشمی ۶۰

ٹوبہ ٹیک سنگھ
چوہدری فضل احمد صاحب ۵۶
امۃ اللطیف طاہرہ صاحبہ ۴۳
امۃ الحمید بیگم صاحبہ ۴۱

بہلولپور ضلع سیالکوٹ
طاہرہ امۃ الحفیظ صاحبہ ۴۰
امۃ السلیم صاحبہ ۴۴

راولپنڈی
شیخ عنایت اللہ صاحب ۷۲
ملک محمد نواز صاحب ۸۷
محمد حنیف صاحب ۶۶
قاضی عبد الغنی صاحب ۷۴
محبوب الٰہی صاحب ۸۵
نیاز احمد صاحب ۸۶

کریام ضلع جالندھر

چوہدری فضل احمد خان صاحب ۵۴
محمد ظہور الدین صاحب ۷۵
منیر احمد خان صاحب ۵۵

جوکالیاں ضلع گجرات
پیر محمد عالم صاحب بی۔اے ۸۵

محمود آباد ضلع جہلم
ملک اللہ داد خان صاحب ۵۱
ملک عبد الغنی صاحب ۵۴
ملک محمد شریف صاحب ۴۵

جمشید پور
سید حمید الدین صاحب ۵۷
سید ہمام الدین صاحب ۳۵
عبد المجید صاحب ۵۰
رول نمبر ۸۹ الف ۳۹

لدھیانہ
حافظ صاحب غلام قادر خان صاحب ۸۳
قاضی محمد شریف صاحب ۵۶

سکندر آباد۔ دکن
قاضی محمد بشیر صاحب ۷۱
کیپٹن عبد الحمید صاحب ۷۵
سیٹھ یوسف احمد صاحب ۶۴
سیٹھ علی محمد صاحب ۴۳
ہاجرہ بیگم صاحبہ ۷۵
عائشہ سلطانہ صاحبہ بی۔اے ۹۰ (دوم)

شیخوپورہ
عبد الرزاق صاحب اختر ۷۷

کپورتھلہ
ناصرہ بیگم صاحبہ ادیب فاضل ۸۴
شیخ ناصر احمد صاحب ظفر ۸۶

پٹنہ
زکیہ ملک صاحبہ ۸۹ (سوم)

چک نمبر ۲۷ الف سندھ
صوفی غلام محمد صاحب ۴۲

لکھنؤ
رستم علی خان صاحب ۳۷
چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے ۸۵
ناظمہ خیر الدین صاحب بی۔اے ۶۲
چوہدری احمد حسن صاحب ۶۸

کرنال
چوہدری نذیر محمد صاحب انسپکٹر پولیس ۷۰

سول لائن لاہور
مرزا رحمت اللہ صاحب بی۔اے ۳۶
چوہدری محمد عمر صاحب ۶۷
شیخ لطف الرحمٰن صاحب ۵۳
قاضی رشید الدین صاحب ۴۲
میاں غلام محمد صاحب ۳۳

اسلامیہ پارک لاہور
چوہدری عبد الستار صاحب ۵۲
خان سعید احمد خان صاحب ۵۳

نیلہ گنبد لاہور
امۃ الحفیظ صاحبہ ۵۰
میاں محمود احمد صاحب ۶۰
مستری محمد یحییٰ صاحب ۵۹
محمد عبد اللہ صاحب انجنیئر ۶۱
مستری عبد القادر صاحب ۵۵

دہلی دروازہ لاہور
میاں حمید احمد صاحب ۷۴
میاں عبد الحمید صاحب ۶۷
میاں عبد الرحمٰن صاحب راحت ۳۳
میاں محمد اکبر صاحب ۴۳
میاں عبد الواحد صاحب ۳۶

سلطان پورہ لاہور
چوہدری جلال الدین صاحب ۴۵
چوہدری محمد اسحٰق صاحب ۶۰
چوہدری بشیر احمد صاحب ۵۲

حلقہ گڑھی شاہو۔ لاہور
چوہدری عبد الکریم صاحب ۵۴

بھاٹی گیٹ لاہور
عبد الرشید صاحب ۶۱
محمد احمد صاحب [illegible]۲
وحید الدین صاحب ۵۲
محمد شریف صاحب ۵۲

محمد نگر۔ لاہور
احمد حسین صاحب ۴۰

گنج مغلپورہ لاہور
رشید احمد خان صاحب ۸۶
منظور احمد صاحب ۴۵

احمدیہ ہوسٹل لاہور
ایم منیر احمد صاحب ۵۳
صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ۴۶
محمود احمد صاحب ۳۳
عبد اللطیف صاحب ۵۰
حبیب اللہ صاحب ۳۷
چوہدری عبد المجید صاحب ۵۵
صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ۶۰
چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ۷۶
صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ۳۳
سید شریف احمد صاحب ۸۴
ملک سعید الرحمٰن صاحب حنیفی بی۔اے ۶۳
عبد الحمید خان صاحب بی۔اے ۵۱

کراچی
چوہدری فضل احمد صاحب ۴۲
بابو احمد جان صاحب ۷۸
بابو اللہ دتہ صاحب ۶۳
عبد الرحیم بیگ صاحب ۸۵
محمد اکرم صاحب ۶۳
بشیر الدین صاحب عباسی ۶۹
منیر احمد خان صاحب ۷۹

کانپور
عبد القادر صاحب ۴۸
محمد ادریس عیسیٰ صاحب ۹۱ (اوّل)

پٹیالہ
اہلیہ صاحبہ چوہدری علی اکبر صاحب ۵۳

اوکاڑہ
سید محمود احمد شاہ صاحب ۶۷
ماسٹر حاکم علی صاحب ۵۳

پہاڑ گنج۔ دہلی
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری ۵۹
لطیف احمد صاحب طاہر بی۔اے ۸۵
ہدایت اللہ صاحب منصور بی۔اے ۶۴
سمیع اللہ خان صاحب ۸۵

سونگڑہ۔ اڑیسہ
سید یعقوب الرحمٰن صاحب ۶۶
سید فضل رب صاحب ۳۵

گوجرانوالہ
عبد القیوم صاحب ۴۰

سروعہ
ماسٹر محمد علی صاحب ۴۳

تہال۔ ضلع گجرات
سکینہ بیگم صاحبہ ۳۵
سکینہ ساران بیگم صاحبہ ۵۰

منٹگمری
رول نمبر ۳۷۹ ۵۱

کھرڑ۔ ضلع انبالہ
حکیم شاہ نواز صاحب ۵۳

شہر سیالکوٹ
بابو محمد اقبال صاحب ۶۷
محمد طفیل صاحب ۶۶
رول نمبر ۳۸۵ ۶۴

کلکتہ
رشید احمد صاحب محمود ۳۳
عبد السمیع صاحب ۳۴
سید محمد یوسف علی صاحب ۴۵
مولوی نیاز الحق صاحب ایم۔اے ۸۰

حیدر آباد دکن
سید باقر صاحب ۴۷
عبد الستار صاحب فاروقی ۳۸
سمیع اللہ صاحب ۵۰
میر محمد سعید صاحب ۳۴
شریف احمد صاحب ۳۳
حمید احمد صاحب ۳۴
سید افتخار احمد صاحب ۸۵
عبد الرؤف صاحب ۳۴

جبل پور۔ سی پی
محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] ۳۴
چوہدری عبید اللہ خان صاحب ۸۰
چوہدری حبیب اللہ خان صاحب ۳۳
راجہ محمد اشرف صاحب ۵۶
مولوی محمد شریف صاحب ۳۷
حوالدار محمد نصیر صاحب ۵۲

خواتین قادیان
امۃ اللہ بیگم صاحبہ ۷۵
عطیہ بیگم صاحبہ ۶۰
سکینہ بیگم صاحبہ عباسی ۵۶
امۃ الحفیظ صاحبہ ۵۷

خدام الاحمدیہ قادیان

حلقہ مسجد مبارک
صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ۷۲
صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ۷۰
محمد صالح صاحب ۵۶

حلقہ دار الشیوخ
شبیر حسین صاحب ۵۶
مرزا عبد اللطیف صاحب ۶۱
محمد عبد النبی صاحب ۳۳
دین محمد صاحب ۶۰

حلقہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ
نظام الدین صاحب ۵۰
محمد گلستر صاحب ۳۶
محمد ادریس صاحب ۶۰
سعود حسین صاحب ۵۴
غلام رسول صاحب ۷۵
حمایت اللہ صاحب ۶۶
خورشید احمد صاحب ۵۳
احمد حسین صاحب ۳۶
محمد شریف صاحب ۴۴
غلام محمد صاحب ۴۶
محمد احمد صاحب پانی پتی ۵۹
امیر الدین صاحب ۴۹
محمد حسین صاحب ۳۳
محمد دین صاحب ۶۶

دار الفضل
سید انوار حسین صاحب ۴۹

دار الرحمت [illegible] صاحب ۴۶ دار البرکات شیخ محمد صاحب ۵۷ دار الیسر محمد صدیق صاحب ۶۸ دار العلوم سید عزیز احمد صاحب ۲۶ محمد اکرم صاحب ۷۰ مولوی ظفر محمد صاحب ۸۰ مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طاہر ۵۴ مولوی سردار احمد صاحب ۶۳ محمد زاہد صاحب ۵۰
قادر آباد عبد المنان صاحب ۴۴ دار الانوار سید محمود احمد صاحب ۴۳ دار الفتوح حافظ بشیر الدین صاحب ۴۳ مسجد اقصیٰ قریشی عطاء اللہ صاحب ۵۰ فضل عمر ہوسٹل [illegible] محمد اشرف صاحب ۴۷ خلیل احمد صاحب ۴۳ فضل الٰہی صاحب ۷۴ محمد نور الدین صاحب ۴۶

اعلان نکاح

سکینہ بیگم بنت صوفی محمد دین صاحب کا نکاح شیخ محمد شریف صاحب ولد شیخ نبی بخش صاحب ساکن ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور سے ۲۰۰/- روپیہ مہر پر ۱۱/۹/۴۴ کو چودھری عبدالوحید صاحب امیر جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ نے پڑھا۔ طرفین کیلئے مبارک ہو۔ رحمۃ اللہ بٹ بورڈنگ تحریک جدید

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

والٹن ٹریننگ سکول میں گارڈوں کی ٹریننگ کے واسطے امیدواروں سے ۱۴ر فروری تک مجوزہ فارموں کے اوپر درخواستیں درکار ہیں۔ جو کہ این۔ ڈبلیو۔ آر کے بڑے بڑے سٹیشنوں پر ایک روپیہ کی قیمت پر مل سکتی ہیں۔ چالیس عارضی اسامیاں ہیں۔ ۷ مسلمانوں کے لئے ریزرو ہیں۔ آٹھ اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کے لئے۔ سکھوں۔ انڈین کرسچن اور پارسیوں کے لئے دو۔ اور ایک دوسری قوموں کے لئے۔ اگر اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کی کمی ہوگی۔ تو اسکی بجائے مسلمان منتخب کئے جائینگے۔ اور اس صورت میں جبکہ مقررہ نمبر کے پسماندہ قوم کے امیدوار نہیں ملینگے۔ تو باقی ماندہ اسامیوں کو ریزرو نہیں رکھا جائیگا۔

تنخواہ:- چالیس روپے ماہوار گریڈ ۳۰-۵-۵۰ و ۲/۵-۶۰- اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس اور دوسرے الاؤنس بھی رولز کے مطابق دیئے جائینگے

معیار قابلیت:- ایف۔ اے (آرٹس یا سائنس) یا اس کے برابر کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا پاس ہو۔

عمر:- ۲۶ر مارچ ۱۹۴۵ء کو ۱۸ اور ۲۴ کے درمیان اور ۲۷ سال تک پسماندہ جماعتوں کے لئے۔ ۴۰ سال تک ریٹائرڈ فوجیوں کے لئے ہووے۔

مکمل تفصیلات کے لئے سیکرٹری صاحب کو لکھیں۔ اور ساتھ ہی اپنے ایڈریس کا لکھا ہوا لفافہ ارسال کریں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۲ر جنوری - روسیوں کو نئے حملے میں شاندار کامیابی حاصل ہو رہی ہے - وہ ایک لمبے مورچے پر جو مشرقی پرشیا سے کارپیتھین پہاڑوں تک پھیلا ہوا ہے، برابر بڑھتے جا رہے ہیں - وہ مشرقی پرشیا کے شہر ٹلزٹ پر قبضہ کر چکے ہیں - چار دوسرے شہروں پر بھی ان کا قبضہ ہو چکا ہے - جو بالٹک کنارہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہیں - اس وقت روسی فوجیں مشرقی پرشیا کے دارالسلطنت سے ۵۴ میل پر ہیں۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ مارشل ژوکاف کی فوجیں وارسا سے سو میل آگے نکل چکی ہیں۔ گویا برلن کا ایک تہائی راستہ طے کر چکی ہیں۔ مارشل کونیف کی فوجیں جرمن سائلیشیا میں بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں - اور سرحد سے تین میل دور ایک شہر پر قبضہ کر چکی ہیں - جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت جرمن سرحد کے اندر لڑائی ہو رہی ہے سات آٹھ روز کی لڑائی میں ساٹھ ہزار جرمن مارے جا چکے ہیں اور ۲۵ ہزار قیدی بنائے گئے

لنڈن ۱۲ر جنوری وزارت جنگ نے اعلان کیا ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ نے یقین دلایا ہے کہ برطانیہ اور کامن ویلتھ کے جو جنگی قیدی جرمنوں کی قید سے آزاد کرائے جائیں گے - ان کے آرام و آسائش کا پوری طرح خیال رکھا جائیگا

لنڈن ۱۲ر جنوری مغربی محاذ پر دوسری برطانی فوج دریائے ماس کے مشرق کی طرف بڑھ رہی ہے - اور اس کا حملہ زور پکڑتا جا رہا ہے - کولمار کے علاقہ میں ۲۵ ہزار جرمن فوج گھری ہوئی ہے

لنڈن ۱۲ر جنوری - انٹرنیشنل ریڈ کراس سوسائٹی نے اعلان کیا ہے کہ یونان کے باغیوں نے جنیوا کے معاہدہ کو مان لیا ہے - اور وہ سوائے ان قیدیوں کے جو مجرم ہیں - یا جو ان کے قید خانوں سے بھاگ گئے تھے - شہریوں کو رہا کر دیں گے۔

واشنگٹن ۱۲ر جنوری - امریکن فوجیں فلپائن کے دو اور جزائر پر اتر گئی ہیں - لوزان میں امریکن فوج سان فرنانڈو سے جو ایک اہم جنکشن ہے صرف ۱۲ میل دور ہے - امریکن فوج کے بائیں بازو پر جاپانیوں کی مقابلہ کی سکت بالکل ٹوٹ چکی ہے اتحادی آبدوزوں نے پچھلے دنوں مشرق بعید کے سمندروں میں ۸ مزید جاپانی جہاز ڈبو دیئے اور پانچ کو نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۱۲ر جنوری - مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں جو تقریر کی - اس میں کہا کہ جرمنی کو بھی صلح کی شرائط اتنی سخت پیش نہیں کی جائیں گی - جتنی کہ جرمنوں کو توقع ہے - مسٹر چرچل کی بات پر سیاسی مبصر بہت دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ر جنوری - پولش گورنمنٹ کے وزیر اعظم نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ ان کی حکومت پولش ڈیڈ لاک کے بارہ میں ایک میمورنڈم تیار کر رہی ہے - ہم نے روس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے - امید ہے غلط فہمیاں دور ہو کر ایک دیرپا معاہدہ ہو جائیگا مجھے یقین ہے کہ اس وقت تک جو کچھ کیا گیا اور کہا گیا اس کے باوجود روس اور پولینڈ میں سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔

دہلی ۱۲ر جولائی - مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے آج سوا گھنٹہ تک وائسرائے ہند سے بات چیت کی - کہا جاتا ہے کہ مسٹر ڈیسائی نے اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر سے عارضی سمجھوتہ کر کے مرکز میں نئی ایگزیکٹو کونسل قائم کرنے کی جو سکیم مرتب کی ہے وائسرائے کو اس سے پورے طور پر آگاہ کر دیا ہے

دہلی ۱۲ر جنوری - روسی سائنسدانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ایک انسانی جسم کے اندر خون کی اس قدر کوٹھڑیاں ہوتی ہیں - کہ وہ ساری دنیا کو ڈھانپ سکتی ہیں - انسانی دماغ میں جو باریک ریشے ہوتے ہیں - انہیں سات سو میل تک پھیلایا جا سکتا ہے۔

دہلی ۱۲ر جنوری - وزیر اعظم پنجاب نے کل وائسرائے سے ملاقات کی۔

لاہور ۱۲ر جنوری - چور بازار کو کلیۃً ختم کر دینے کے لئے حکومت پنجاب کے زیر غور یہ سکیم ہے کہ بڑے بڑے تمام شہروں میں کنٹرول نرخوں پر اشیاء مہیا کرنے کے لئے بہت جلد سرکاری دکانیں کھلوا دی جائیں۔

لنڈن ۱۲ر جنوری - اندازہ کیا گیا ہے کہ اب بھی جرمنوں کے پاس ۳۰۴ ڈویژن فوج موجود ہے - اور چھبیس تیس ڈویژن ریزرو بھی ہے تیس ڈویژن فوج ناروے میں گھری ہوئی ہے۔

لنڈن ۱۲ر جنوری - دو روز تک مسلسل یونان کے مسائل پر بحث کے بعد ہاؤس نے سات ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۴۰ ووٹوں کی اکثریت سے حکومت پر اعتماد کی تحریک پاس کر دی - مسٹر چرچل کی تقریر کے متعلق ایک لیبر ممبر نے کہا کہ دنیا میں اور کوئی ایسا سیاستدان نہیں جو مسٹر چرچل کی طرح واقعات کو توڑ موڑ کر پیش کرنے میں ماہر ہو - دوسروں کے امور میں مداخلت کرنے کے متعلق مسٹر چرچل کا ریکارڈ سب سیاست دانوں سے خراب ہے - مسٹر چرچل کی تقریر یونان کے حالات کو اور بگاڑ دے گی -

پیرس ۱۲ر جنوری - اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ایک برطانی دستے نے دریائے ماس کو عبور کر لیا ہے - اور ایک شہر پر اس کا قبضہ بھی ہو گیا ہے - سٹراسبرگ کے شمال میں امریکن فوج کے لئے صورت حالات ابتر ہو گئی ہے - کل جرمنوں نے دو مقامات پر قبضہ کر لیا - اور ایلیس کے شمال تک مورچے قائم کر لئے ہیں -

لنڈن ۱۲ر جنوری - مسٹر ایڈن نے دارالعوام میں بیان کیا کہ برطانیہ - امریکہ - بلجیم - برازیل - چیکوسلواکیہ - مصر - فرانس - عراق - فارس - پولینڈ - سعودی عرب - شرق اردن - شام اور لبنان کی آزادی کو تسلیم کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۲ر جنوری - امریکن فوج نے لوزان میں سان فرنانڈو کے نواح میں ایک اور ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے - دشمن کا کوئی طیارہ ہمارے ہوائی جہازوں کے مقابل نہیں آیا امریکن فوج منیلا کو جانے والی بڑی سڑک پر ۵۴ میل کا فاصلہ طے کر چکی ہے - امریکن ہوائی جہازوں نے ریلوے لائنوں پر بم باری کی - ۱۰ سستمبر ۵ پر اترنے کے بعد سے اب تک امریکن طیارے دشمن کے نصف سے زیادہ ریل کے ڈبوں کو برباد کر چکے ہیں -

کل امریکن اور چینی ہوائی جہازوں نے ہنگ کانگ پر بم باری کی - دشمن نے مان لیا ہے کہ اس حملہ میں اسے کافی نقصان پہنچا -

کانڈی ۱۲ر جنوری - برما میں مائیبان کے جزیرہ نما میں اتحادی فوج نے گانتھا کے گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے - دشمن نے جوابی حملہ کیا جسے روک لیا گیا - ۱۵ ویں فوج کے دستے مانڈلے کی طرف برابر بڑھتے جا رہے ہیں - دریائے ایراوادی سے دو میل مشرق کی طرف اور شوے بو سے ۱۸ میل مشرق کی طرف دشمن نے ہماری چوکیوں پر حملہ کیا - چین و برما کی سرحد پر چینی فوج نام کھام سے آگے بڑھ رہی ہے

لنڈن ۱۲ر جنوری - روسی فوجیں اس وقت برلین سے صرف ۲۳۰ میل پر ہیں - آرڈینز کے محاذ پر پہلی امریکن فوج سانو پچ سے صرف ڈیڑھ میل پر ہے - جو اس علاقہ میں جرمنوں کی سب سے بڑی چھاؤنی ہے - امریکن فوج نے دریائے ماس اور روہر کے درمیان کچھ بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

کانڈی ۱۲ر جنوری - آج جاپانی وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں کہا کہ لوزان میں فوجوں کے اترنے اور ٹوکیو پر ہوائی حملوں نے

اعلان نکاح

میری ہمشیرہ سعیدہ بیگم بنت چوہدری عبدالغفور ملازم گورنمنٹ آف انڈیا شملہ کا نکاح کیپٹن اختر حسین ملک ولد ملک غلام نبی صاحب آف پنڈوری ضلع اٹک کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۷ ربیع الثانی بروز جمعہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی - اے سابق مبلغ ماریشس نے مسجد دارالرحمت میں پڑھا - احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے مبارک ہو۔

سعید احمد سٹوڈنٹ ٹی - آئی کالج قادیان

شجرہ طیبہ

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

سہ رنگا **شجرہ نسب** دیکھیں

۱۲ر ہدیہ سے ذیل کی شرح اور ریٹ سے احباب منگوا کر فائدہ حاصل کریں - دیر کرنے کی صورت میں دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

فی کاپی ۱۲ر
۵ ۵۸/
۱۰ ۹/
۲۰ ۸/۱۸

علاوہ محصول ڈاک

سائز ۲۶ × ۴۰ انچ

ملنے کا پتہ

قریشی محمد حنیف قمر

اڈیٹر ہاؤس صادق محلہ قادیان